بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وجیہہ بخاری نے یہ ناول (آؤزیست نبھائیں ہم) صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (آؤزیست نبھائیں ہم) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیوایرا میگزین

New Era Magazine

حمزہ باہر آیا تھا وہ کتنی دیر سے اندر ہی اندر حمزہ کی نغمانہ کو دی گئی اہمیت کی وجہ سے سلگ رہی تھی۔ جہاں رابیل باغ میں گلاب اور موتیوں کے پھولوں کے درمیان سر گھٹنوں پر ٹکائے گلاب کے پتوں کو ہتھیلیوں سے بڑی بے دردی سے مسل رہی تھی۔ ہلکے پنک رنگ کی ٹیولپ شلوار اور شارٹ شرٹ میں وہ ہمیشہ کی طرح حسین لگ رہی تھی

"! "۔

وہ خاموشی سے اسکے ساتھ جا بیٹھا تھا۔

"رابی کتنی بے دردی سے پھولوں کو مسل رہی ہو؟ افسوس نہیں ہوتا؟ وہ بات کرنے کو بولا تھا.

"تم بھی تو ایسے ہی میری ذات کو بے دردی سے مسل دیتے ہو خوف نہیں آتا؟ وہ دو بدو بھیگی آواز میں بولی تھی۔

"رابیل تم ایسا سوچ سکتی ہو؟ میرے لئے تو سب سے پہلے ہی تمھاری ذات ہے.. بھلا میں کیوں تمھیں تکلیف پہنچانے کا سوچ سکتا ہوں؟ وہ اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ دھرتے محبت سے گویا ہوا تھا۔

"رابیل؟ کم آن؟ ایسے تو ناراض نہیں ہوتے ناجانِ حمزہ؟ وہ اسکے بازو پر ہاتھ دھرتے بولا تھا مگر رابیل نے اسکے ہاتھ جھٹک دیئے تھے۔

New Era Magazine

"بس حمزہ.. مجھے کچھ نہیں سننا آپ چلے جائیں؟ وہ بھیگی آواز سے بولی تھی۔"

رابیل.. پلیز ایسے مت رویا کرو تمھارے آنسو مجھے اپنے دل پر گرتے محسوس ہوتے ہیں۔ وہ بے چینی سے بولا تھا۔"

"نہیں پرواہ آپکو میری.. آپ میرے سامنے اس لڑکی کو ہاتھ لگا رہے تھے حمزہ؟ نہیں برداشت ہوتا مجھ سے آپکا کسی سے اس قدر فری ہونا۔" وہ تلخی سے چیختے بولی تھی۔ اسکی گود میں دھرے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔

رابیل.. کیا مجھے اب بار بار تمھیں اپنی محبت کا یقین دلانا پڑے گا؟ کیا تمھیں زرا بھر بھی میری محبت کا یقین نہیں؟ وہ افسردگی سے گویا ہوا تھا۔"

وہ مڑی تھی۔ ہے.. مگر حمزہ کوئی عورت بھی یہ برداشت نہیں کر سکتی کے اسکا شوہر اسکے علاوہ کسی کو جی بھر کر دیکھے

یکلخت کئی آنسو پلکوں کا بند توڑتے اسکے گلابی گالوں پر بکھرتے چلے گئے تھے۔

"میں نے ہمیشہ خود کو تمھاری امانت سمجھ کر آنکھ اٹھا کر کسی کو نہیں دیکھا جبکہ تم جانتے ہو باہر کیسا ماحول ہوتا ہے کیسے لوگ ہوتے ہیں حمزہ.. مگر میں نے اپنی عزت اپنی عصمت کا ہمیشہ خیال رکھا.. بدلے میں تم سے بھی یہی چاہا ہے کہ تم بھی میرے سوا کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نا دیکھو بھی بات بھی کرے۔ میں نہیں کر سکتی برداشت

.بس آپ میرے سر پر ہاتھ رکھ کر قسم کھائیں کہ آئندہ آپ میرے علاوہ کسی سے بات بھی نہیں کریں گے۔"وہ اسکا ہاتھ اپنے سر پر دھرتے گویا ہوئی تھی۔

وہ اسکی اپنے لئے اس قدر شدید محبت پر حیران تھا۔رابیل؟ پاگل ہو تم؟وہ حیرانگی سے بولا تھا۔

"ہاں پاگل ہوں..پر صرف آپ کے لئے حمزہ..بس آپ میرے سر پر ہاتھ رکھیں.."وہ دونوں آنکھوں میں آنسو لئے بولی تھی۔

حمزہ کے گہری سانس بھری تھی پھر ہاتھ اسکے سر پر رکھ کر قسم کھائی تھی۔تب جاکر رابیل کے دل کو سکون ملا تھا۔

"اب خوش ہو؟"وہ اسکی نیلی آنکھوں میں بغور دیکھتے گویا ہوا تھا۔

"ہوں...بہت.."وہ محبت سے بولی تھی اور سر اسکے کندھے پر رکھ دیا تھا۔حمزہ نے اسکے بالوں پر لب رکھے تھے۔

برائے مہربانی اب اپنے دل میں کسی قسم کی بدگمانی کو پیدا نہ ہونے دینا۔ورنہ میرے پاس سوائے موت کے زریعے تمھیں اپنی چاہت کا یقین دلانے کے سوا کوئی چارہ نہیں بچے گا۔وہ گہری سانس بھرتے گویا ہوا تھا۔رابیل تڑپ کر سیدھی ہوئی تھی۔

New Era Magazine

حمزہ؟اللہ نہ کرے آپکو کچھ ہو.. آئندہ ایسی بات منہ سے نکالی تو اچھا نہیں ہو گا؟وہ دوبارہ سے رونا شروع ہو چکی تھی۔

وہ ہنس دیا تھا اور ہنستا چلا گیا تھا.. پھر ہنستے ہوئے اسکو دیکھا تھا۔

ہر بات پر تمھارے آنسوؤں کی پٹاری کیوں کھل جاتی ہے رابیل؟وہ ہنستے ہوئے بولا تھا۔

جائیں میں آپ سے بات نہیں کرتی۔وہ خفگی سے کہتی وہاں سے واپس چلی گئی تھی۔

پرسو تمھاری ہر ناراضگی کو دور کردوں گا جانِ حمزہ..وہ پیچھے سے بولا تھا جبکہ رابیل شرمگیں مسکان ہونٹوں پر سجاتے وہاں سے نکل گئی تھی۔وہ مسکراتا ہوا کھڑا ہو گیا اور باہر نکل گیا تھا۔"

رابیل نے آنکھیں کھول دیں تھی۔اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی.. یہ مہندی کے اگلے دن کی بات تھی۔

کتنی یادیں تھی جو اسکی حمزہ کے ساتھ منسوب تھیں۔"

دروازے پر ہونے والی بار بار کی دستک پر وہ آنسو صاف کرتی نیچے بیسمنٹ کی طرف بڑھی۔"اس نے دروازہ کھولا تھا۔مگر سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ کر اسکے نرم تاثرات یک دم سرد پڑے تھے۔جبکہ آنکھوں میں پہلی والی نرمی کے بجائے اب شعلے

بھک رہے تھے۔ تم..؟وہ چیخی تھی. جبکہ وہ مسلسل اسکے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔ مسٹر زائر شاہ چھوڑ دو جان میری بخش دو مجھے اب.. تم میرا پیچھا کرتے یہاں بھی پہنچ گئے ہو؟ نفرت ہے مجھے تم سے؟ تمھیں سمجھ نہیں آتی؟ تم میرے شوہر کے قاتل ہو.. تم میری بیوگی کی وجہ ہو..دفعہ ہو جاؤ جہاں سے خدا کا واسطہ ہے میں بہت مشکل سے آگے بڑھ پائی ہوں نہیں سوچنا چاہتی میں..وہ سر ہاتھوں میں دئے چلائی تھی۔ تم غلط سمجھ رہی ہو رابی..میں نے ایسا..� کچھ نہیں کیا..میر زائر نے تیزی سے سر نفی میں ہلا کر کہا تھا۔

میر زائر خدا کا واسطہ ہے اب تو میری جان چھوڑ دو بہت مشکل سے خود کو سنبھالا ہے میں نے۔ وہ رو دی تھی۔

میر زائر اسکو دیکھ کر رہ گیا تھا۔ رابیل نے آنسو صاف کر کے دروازے اسکے منہ پر بند کیا تھا۔ زائر خاموشی سے سر د زمین پر بیٹھ گیا تھا اور دروازے سے ٹیک لگا لی تھی۔ رابیل اوپر چلی آئی کھڑکی سے وہ صاف زائر کو سرد زمین پر بیٹھا دیکھ سکتی تھی۔ تبھی اسے یکلخت افسوس نے آ نگھیرا تھا۔ میرا اس سے انسانیت کا تعلق تو ہے ہی..ایک ہی دن اگر میں اسے گھر میں رہنے کی اجازت دے دوں تو اس میں مضائقہ ہی کیا ہے؟ اسکے اندر کی نرم سی رابیل نے سر اٹھایا تھا۔ وہ گہری سانس بھرتی نیچے آئی تھی اور

New Era Magazine

دروازے کو جھٹکے سے کھولا تھا جس کے نتیجے میں زائراسکے قدموں میں سجدہ ریز ہوا تھا

جب کہ اسکا سر زمین پر لگا تھا۔رابیل سٹپٹائی تھی۔

ایم سوری..وہ شرمندگی سے بولی۔

کوئی بات نہیں۔میرے لئے یہ بہت ہے کہ تم.کے کم از کم میرے لئے دروازہ تو کھولا

۔وہ مسکرا کر بولا تھا۔

کسی خوش فہمی میں مت رہنا صرف انسانیت کی خاطر ایسا کیا ہے میں نے۔وہ سنجیدگی

سے بولی تھی۔

اب آجاؤاوپر..وہ سنجیدگی سے کہتی دروازہ بند کر کے پلٹ گئی تھی۔زائراسکے پیچھے

پیچھے اوپر کی طرف بڑھا۔جہاں دو کمرے تھے۔ایک گیسٹ روم اور ایک اسکا کمرہ..

رابیل نے گیسٹ روم اسے رہنے کے لئے دیا تھا۔"

صرف آج کا دن..کل میرے بیدار ہونے سے پہلے تم یہاں سے غائب ہو۔وہ

سنجیدگی سے بولی تھی اور مزید کچھ سنے بنا نیچے آگئی۔وہ نیچے آئی تو نیند آنکھوں سے

کوسوں دور تھی۔وہ نیچے مام ڈیڈ کے روم میں آگئی تھی اور دروازے کو لاک کر کے بیڈ

پر دراز ہوگئی تھی۔کیا میں نے اسے گھر میں آنے کی اجازت دے کر ٹھیک کیا؟وہ سوچ

میں پڑ گئی تھی۔"

ہمم..انسانیت کے ناتے تم نے بلکل ٹھیک کیا..اگر تم اسے اندر نا آنے دیتی تو وہ کدھر جاتا؟اسکے اندر سے آواز آئی تھی۔

کیا اس نے انسانیت کے ناتے نہیں سوچا؟کہ پہلے دن کی دلہن کو بیوہ کر دینا کیسا ہوتا ہے؟دنیا تو اس سے جینے کا حق چھین لیتی ہے۔اسکو باتوں سے مار دیتی ہے..کتنے خواب میں نے اپنی آنکھوں میں سجائے تھے نا؟سب کے سب اس شخص نے توڑ دئے؟جانے کتنا سنگ دل شخص تھا..اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔!"یہ جو خواب آنکھوں میں سجائے ہوتے ہیں ناجب ٹوٹتے ہیں ناتو آنکھوں سے پانی کے بجائے خون نکلتا ہے..وہ بھی تو خون کے آنسو رو رہی تھی آج..تمام خواب ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گئے تھے۔وہ ٹوٹ کر بکھر گئی تھی ایک بار پھر ۔۔مام ڈیڈ کی موت پر اسکو تایا جان نے سمبھالا تھا مگر حمزہ کی موت پر وہ بلکل بے یار و مدد گار ہو گئی تھی بے آس ہو گئی تھی..ہر کسی کو اپنا غم تھا مگر کسی کو یہ احساس نہیں ہوا کہ اسکا کتنا نقصان ہوا؟اسکی بھی تو زندگی برباد ہوئی نا؟مگر نہیں..ہر کوئی اپنے زخم بھرنے میں لگا ہوا تھا اسکے زخم کسی کو نظر نہیں آتے تھے۔۔!"وہ روتے روتے ہی سو گئی تھی ..

مام

مام .

؟وہ چیختی چلاتی ماں کو آوازیں دے رہی تھی۔جو اسکے لئے جوس بنا رہی تھیں۔

کیا ہو گیا رابیل؟ وہ کچن سے ہی بولیں تھیں۔ "

وہ بھاگی ہوئی انکے پاس گئی تھی اور ان سے لپٹ گئی تھی۔"

مام میں فرسٹ آئی ہوں۔خوشی سے اسکی آواز کانپ رہی تھی۔

ارے واہ میری گڑیا فرسٹ آئی ہے بہت بہت مبارک ہو.. محبت سے ماتھا چومتے وہ اسے دنیا کی سب سے خوبصورت اور مہربان ماں لگی تھیں۔"

صرف مبارک باد سے نہیں چلے گا ڈنر کرنا ہے آج تو مجھے اچھی سی جگہ پر..وہ خوشی سے چہک کر بولی۔ "

ضرور..وہ مسکرا کر بولیں۔"

شام ہوتے ہی انہوں نے اسکی بات ڈیڈی تک پہنچا دی تھی وہ تو اسکے فرسٹ آنے کا سنتے ہی بہت خوش ہو گئے تھے۔ "

وہ پچھلی جبکہ مام ڈیڈی آگے سیٹ پر بیٹھے تھے۔ "

ڈیڈی صرف ڈنر نہیں بلکہ آج مجھے اچھی سی جگہ سے آئسکریم کھانی ہے اور پھر شاپنگ بھی کرنی ہے..وہ پلین ترتیب دے رہی تھی جبکہ وہ دونوں مسکرا رہے تھے۔"

ڈیڈی مجھے کل اپنی فرینڈز....اسکی بات بیچ میں رہ گئی تھی ڈیڈی مڑے تھے جس کی وجہ سے سامنے سے آتی گاڑی کو دیکھ نہیں پائے تھے۔

اسے اتنا یاد تھا مام نے چیخ کر انکو بتایا تھا مگر تب تک بہت دیر ہو گئی تھی ان دونوں نے اسکے سامنے دم توڑا تھا اور وہ سسکتی رہ گئی تھی۔

یک دم وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی پسینے سے پورا جسم تر بتر تھا۔آنسو لکیر کی طرح گال سے بہتے جا رہے تھے۔"

میری وجہ..سب میری وجہ سے ہوا..مام ڈیڈ کی موت کی زمہ دار بھی میں ہوں۔سر ہاتھوں میں دیئے وہ سسک دی۔ "

اللہ کیا زندگی بنائی ہے تو نے میری..سب سہی کہتے ہیں میں واقعی سبز قدم ہوں پہلے اپنی بہن کو کھا گئی پھر اپنے ماں باپ کو اور اب حمزہ کو..کچھ ہی دیر میں وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔ "

کافی دیر رونے کے بعد اسکی آنکھ لگ گئی تھی۔"

صبح اسکی آنکھ قدرے دیر سے کھلی تھی۔اس نے نظر اٹھا کر وال کلاک کی طرف دیکھا جو پونے نو بجا رہی تھی۔"آج تو فجر بھی قضا ہو گئی..وہ افسوس سے سوچتی بیڈ سے اٹھ

گئی اور پیروں میں سلیپراڑس کر فریش ہونے چلی گئی۔دس پندرہ منٹ بعد وہ تیار ہو کر باہر نکل آئی۔اور اسکو جگانے کی نیت سے اوپر آئی.. مگر آگے خالی کمرہ اسکا منہ چڑا رہا تھا ۔کمرے میں ہلکی ہلکی سگریٹ کی مہک پھیلی ہوئی تھی جبکہ ایش ٹرے سگریٹ سے بھری ہوئی تھی۔ گھٹیا انسان کے گھٹیا شوق..وہ چڑ کر سوچتی ہاتھ جھاڑتی دھواں ہٹانے لگی..اور واشروم کا دروازہ کھٹکھٹایا مگر وہ بھی خالی تھا۔یعنی وہ صبح صبح جا چکا تھا ..۔"وہ شکر کا سانس بھرتی نیچے چلی آئی اور ناشتہ بنانے لگی!

تبھی ڈور بیل کی آواز پر چونکی..پھر چائے پیتی دروازے تک آئی اور دروازہ کھول دیا۔

سامنے ہی جیزی کھڑی تھی۔"

کیسی ہو؟جیزی اس سے لپٹ کر بولی..وہ مسکرا دی ..

ٹھیک ہوں تم کیسی ہو؟وہ مسکراتے گویا ہوئی"!

میں بھی ٹھیک..سوچا تمھاری طرف چکر لگا آؤں..وہ مسکرا کر بولی اور سامنے رکھے صوفوں میں سے ایک پر بیٹھ گئی۔

اچھا کیا..میں بھی اکیلی بور ہو رہی تھی..سوچ رہی تھی گھر کے لئے کچھ گروسری خرید لوں..!اسکے لئے بھی چائے بناتے وہ نارمل انداز میں بولی جبکہ جیزی اسکے بدلے

New Era Magazine

ہوئے نارمل رویے پر حیران رہ گئی تھی۔ہاں کیوں نہیں چلتے ہیں آج.. جیزی نے خوش ہو کر کہا تھا۔"

وہ مسکرادی!..

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خیال رکھا کریں خانم میرزائرکا.. بھلا فارس جانے کی کیا تک تھی؟اس نے کیا کرنا تھا وہاں پر؟ہاجرہ آج پھر حویلی آئی ہوئی تھی ساتھ ہی نرمین کو بھی لائی تھی جو ابھی باغ میں تھی۔

کیافرق پڑتا ہے ہاجرہ..کافی دنوں سے کمرے کا ہو کر رہ گیا تھا مجھے تو بہت فکر ہونے لگی تھی جب باہر جانے کی بات کی تو میں انکار کا کر پائی اسی بہانے کچھ طبیعت بھی خوشگوار ہو جائے گی اسی لئے مان گئی ورنہ تک جانتی ہی ہو میں اور تمھارے باباجان کہاں اسے خود سے دور جانے دیتے ہیں..خانم مسکرا کر گویا ہوئیں لہجے میں اسکے لئے شیرینی ہی شیرینی تھی۔۔،

ماں.. خبر رکھا کریں۔۔مجھے عرفان بتا رہے تھے کہ پرسوں وہ یوسف رضا کی بھتیجی سے محوِ گفتگو تھا۔کیا وہ نہیں جانتا ہمارا ان سے کوئی لینا دینا نہیں؟ہاجرہ نے جو بات انکو بتائی تھی اس نے انہیں سخت تشویش میں مبتلا کر دیا تھا۔"

یہ کیا کہہ رہی ہو تم ہاجرہ؟ وہ لڑکی بھی سنا تھا فارکس سے آئی ہے اور بیوہ بھی تو ہے..

کہیں زائر...اس سے آگے وہ خاموش ہو گئی تھیں البتہ دل پریشان ہو رہا تھا۔

اللہ نہ کرے اماں..اگر ایسا ہوا تو پورے خاندان میں الگ اور پوری وادی میں الگ

بدنامی.."ہاجرہ گہری تشویش سے گویا ہوئی۔

کہہ تو تم سہی رہی ہو ہاجرہ..آئے زرا تو جلد از جلد کوئی رشتہ دیکھ کر شادی کرواتی ہوں

اسکی..خانم نے فوراً سے پلین ترتیب دے لیا تھا۔"

رشتہ ڈھونڈنے کی ضرورت ہی کیا ہے خانم؟ نرمین ہے تو سہی؟ وہ ایک بار پھر بولی تھی

جبکہ باغیچے سے ہال میں آتی نرمین ٹھٹھکی تھی۔ خوشیوں نے ارد گرد گھیراؤ کیا تھا، مگر

اگلے ہی پل اسکا پورا وجود شعلوں کی زد میں آ گیا تھا۔"

"تمھیں انکار کر چکی ہوں میں..میرا بیٹا اچھا خاصا پڑھا لکھا ہے میں کیسے اسے نرمین

کے پلے باندھ دوں؟ کیا تم نہیں جانتی کہ زائر نرمین کو پسند نہیں کرتا؟ اور ویسے بھی

میں مان گئی تو کیا گارنٹی ہے کہ میر زائر بھی مان جائے گا؟ پھر کیوں آپس میں رشتے کر

کے زندگی برباد کرنی؟ وہ تنگ آ گئی تھیں۔ تبھی پڑھائی کا مسئلہ کہا۔"

اماں پڑھی لکھی تو میں بھی ہوں عرفان کونسا مجھ سے زیادہ پڑھے لکھے ہیں مگر کیا میں

نے کوئی اعتراض اٹھایا؟ وہ برا مان گئی تھی،"

نہیں۔لڑکوں کی اور بات ہوتی ہے بیٹا ہاجرہ..انہوں نے تحمل سے اسکو سمجھایا تھا۔"وہ خاموش ہوگئی تھی۔"

بھابھی چلیں؟میں بہت تھک گئی ہوں..نرمین سنجیدگی سے بولی تھی،"

ارے اتنی بھی کیا جلدی ہے نرمین..ابھی ملازمائیں کھانا تیار کررہی ہیں کھاکے جانا..

خانم نے فوراروکا تھااسے۔

بہت شکریہ خالہ..بس اب چلیں گے اللہ کا شکر ہے گھر میں سب کچھ ہے..وہ طنزیہ کہتی چادر ٹھیک کرنے لگی..ہاجرہ بھی اسکا بگڑتا موڈ دیکھ کر فوراکھڑی ہوگئی تھی۔"

چلو..اچھااماں خداحافظ..وہ جلدی سے کہتی اسکو لئے نکل گئی مبادا وہ کوئی بدتمیزی ہی نہ کردیتی"..

اسے میں بہو بناؤں؟جسے بڑوں سے بات کرنے تک کی تو تمیز نہیں..خانم نے کھول کر سوچا تھا

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

ہاجرہ حویلی آتے ہی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی جبکہ نرمین

اپنے کمرے میں آگئی تھی فلحال ماں سے بات کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

سمجھتیں کیا ہیں خالہ خود کو.. میں قابل نہیں انکے بیٹے کے پڑھا لکھا ہے تو کیا ہوا اب بتاؤں گی انہیں میں۔وہ مٹھیاں بھینچے کڑے تیور لئے ادھر سے ادھر چکر لگا رہی تھی

"۔۔

☆ ☆ ☆ ☆

میر زائر کو گھر تو مل گیا تھا البتہ اب ایک جاب کی ضرورت تھی ویسے بھی اس نے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی تھی مگر فارغ تھا۔اسکا لائیر بن کر جاب کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا محض خانم کی ضد پر ایل ایل بی کیا تھا ویسے بھی اسکا خیال تھا کہ اسکے باپ کے پاس اتنا پیسہ تو ہے ہی کہ وہ ساری زندگی بنا جاب کئے اس پر عیش کر سکے.. مگر وہ پاکستان تھا اور یہ واشنگٹن جہاں اسکو خالی خولی عیش نہیں بلکہ جاب کرنی تھی۔"لہذا وہ تین مہینے کے لئے ایک سکول میں جاب کرنے پر آمادہ تھا۔

وہاں قریبی کالج جا کر وہ پرنسپل سے مل کر آیا تھا۔جہاں انہوں نے سی وی کا مطالبہ کیا تھا مگر اس نے مجبوری کہہ کر دو گھنٹے کی محنت کے بعد انکو منا ہی لیا تھا۔

پرنسپل کے مان جانے پر وہ کلاس میں آیا تھا۔

تمام سٹوڈنٹ ایک دوسرے سے باتوں میں مشغول تھے۔"

اسکے آتے ہی تیر کی طرح سیدھے ہوئے تھے۔وہ روسٹرم کے پاس کھڑا ہو گیا اور پوری کلاس پر طائرانہ نگاہ ڈالی۔"

کچھ مینرز ہوتے ہیں جو لگ رہا ہے آپکی کلاس میں نہیں ہیں۔ سختی سے کہتے اس نے رابیل پر نگاہ ڈالی تھی جو حیران سی اسکو دیکھ رہی تھی۔"

سر مینرز تو ہیں مگر مینرز دکھانے کا بھی ایک ٹائم مقرر ہوتا ہے اب جب کلاس میں ٹیچر ہی نا ہو تو مینرز کس کو دکھانے؟ پیچھے سے آواز آئی تھی۔"

بیٹے مینرز کسی کو دکھانے کے لئے نہیں ہوتے..وہ چبا چبا کر بولا تھا۔"

خیر نو مور کنور سیشن..بک نکالیں اپنی۔وہ سنجیدگی سے بولا تھا اور سامنے پڑی کتاب کے صفحات الٹ پلٹ کرنے لگا تھا۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو سر کو..پسند تو نہیں آ گئے۔؟اب تک اسکو سر کی طرف دیکھتا پاکر جیزیکا شرارت سے بولی تھی۔

اس نے نفی میں سر ہلا دیا تھا اور کتاب کی طرف چہرہ جھکا لیا تھا۔"ویسے بھی انکا بائیو کا پیریڈ تھا جو کہ فری تھا یہ میتھس کی کلاس تھی۔یہ اسکا کالج میں آخری سال تھا۔

سر آپکا نام کیا ہے؟ پیچھے سے وہی آواز آئی تھی۔

میرا کوئی نام نہیں۔میں بے نام ہوں۔وہ سنجیدگی سے بولا تھا البتہ اسکی آنکھوں میں شرارت واضح تھی۔"

اچھا تو اسکا مطلب آج سے آپکا نام سر بے نام ہونا چاہیئے؟شوخی سے جیزیکا بولی تھی۔"

جو دل کرے آپکا.. وہ دل پر ہاتھ رکھ کر ہلکا سا سر کو خم دے کر بولا تھا۔"

سب اسکی ادا پر مسکرا دئے تھے۔"

اچھا کلاس.. آپ سب مجھے انٹیلیجنٹ لگ رہے ہیں اب یہ پتا نہیں واقعی ہیں یا لگ رہے ہیں البتہ میں..

سر ہم انٹیلیجنٹ ہیں یقین نہیں آتا تو ٹیسٹ لے لیں.. جیزیکا اسکی بات کاٹ کر بولی تھی۔"

ضرور.. بٹ فرسٹ آف آل میرے کچھ رولز ہیں جن پر آپ سب کو عمل کرنا ہوگا فرسٹلی تو یہ کہ جب میں کوئی بات کر رہا ہوں تو اسے درمیان میں مت کاٹیں دوسرا میں جو پڑھاؤں وہ اگلے دن آپ سب کو یاد ہونا چاہیئے.. نہیں ہوگا تو اور بھی کئی طریقے ہیں میرے پاس آپ سب کو یاد کروانے کے.. وہ مسکرا کر بولا تھا جبکہ پوری کلاس میں خاموشی چھا گئی تھی۔

اچھا تو ماشاءاللہ آپ سب بہت انٹیجنٹ ہیں تو میں لاء کے متعلق آپ سے کچھ سوالات کروں گا جن کے جواب آپ نے دینے ہیں کیونکہ آپ کو ان بارے میں پتا ہونا چاہیئے.. وہ سنجیدہ ہوا تھا۔"

فیصلہ کیا ہوتا ہے؟ واٹ از دا ڈفرینس بٹوین ڈیسیزن اینڈ اتھارٹی؟

" what is the difference between decision and authority? "

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔انکے بارے میں آپکو پتا ہونا چاہیئے کیونکہ یہ آگے جاکر آپکو انکی ضرورت پڑنے والی ہے ..

آپ بتائیں مجھے..اس نے لاسٹ پر بیٹھی لڑکی سے سوال کیا۔

وہ ہچکچاتے کھڑی ہوگئی۔

بولئے..جب کافی دیر وہ خاموش رہی تو زائر تنگ کر بولا..اتنے تو اس نے اپنے اساتذہ کو تنگ نہیں کیا تھا جتنا یہاں کے بچے اسکو زلیل کر رہے تھے۔"

کیا سوچ رہی ہیں؟ کہیں ورلڈ وار تھری کا تو نہیں سوچ رہیں؟ وہ چڑ کر بولا۔

سر میں سوچ رہی ہوں کہ میں میڈیکل سٹوڈنٹ ہوں میڈیکل میں لاء کا کیا کام؟ وہ رواں انگلش میں پر سوچ انداز میں گویا ہوئی۔

سٹ ڈاؤن..اس نے شرمندگی سے اسکو بیٹھنے کا کہا تھا۔پھر باری باری سب سے پوچھا تھا مگر کوئی سہی جواب نہیں دے پایا تھا۔"

آپ کھڑی ہوں۔اس نے جیزیکا سے کہا تھا۔"جیزیکا میتھس کی تھی۔

New Era Magazine

Any decision, judgment or order which is passed by Single judge of High court is called 'Decision'.

any decision made by full bench is called an 'Authority'.

اس نے سہی جواب دیا تھا۔ویری گڈ بیٹھ جائیں۔

میں بس یہی دیکھنا چاہ رہا تھا کہ دس میں سے کتنے بچے پاس ہوتے ہیں مگر آپ سب نے مجھے بہت مایوس کیا ہے آپ لوگ تو پتا نہیں یہاں تک آ کیسے گئے ہیں. وہ افسردگی سے سر ہلاتے بولا۔

جبکہ پوری کلاس خاموش تھی۔"

اس نے ٹاپک کا آغاز کیا تھا۔"

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

چھٹی کے بعد وہ پیدل ہی گھر کے لئے نکل پڑی تھی۔لمبی کشادہ صاف ستھری سڑک سے گزرتے وہ مسلسل سوچوں میں محو تھی۔"

تبھی اسکو لگا تھا کسی کے قدم اسکا پیچھا کر رہے ہیں۔وہ تیزی سے قدم بڑھانے لگی تھی

"۔

گھبراؤ نہیں۔میں میر زائر۔وہ مسکرا کر بولا تھا. مگر اب اسکے قدموں کی رفتار کئی گنا
بڑھ گئی تھی۔

آرام سے۔ایسا لگ رہا ہے چند لمحوں میں تم ہواؤں میں اڑنے لگو گی۔وہ مسکرا کر بولا تھا

۔

جسٹ شٹ آپ میر زائر اپنا راستہ ناپو میرا پیچھا مت کرو..وہ رک کر کر خفگی سے بولی
تھی۔"

میرا راستہ ناپنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے..وہ شانے اچکا کر بولا اور کوٹ کو مزید کھینچ کر
قریب کیا تھا۔"

افقف..کیا مسئلہ ہے تمھارا میر زائر؟ کیوں میرا پیچھا کر کے مجھے پریشان کر رہے ہو؟ وہ
مڑی تھی۔"اسکے گولڈن براؤن بال اڑا اڑ کر اسکے ہونٹوں کو چومتے پلٹ رہے تھے

"۔

جبکہ مفلر کو ہاتھ میں سختی سے دبوچے وہ خود بھی کافی غصے میں لگ رہی تھی۔"

پیچھا نہیں حفاظت..یہاں ایسے کئی کتے ہیں جو اپنی نگاہوں میں حوس لئے پھرتے ہیں..وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

ہاں..اب تم اپنی ہی مثال لے لو..وہ طنزیہ بولی تھی۔جبکہ زائر ٹھٹکا تھا۔اس نے زائر کے لئے جس لفظ کا استعمال کیا تھا وہ اسکے دل پر کسی آری کی طرح پیوست ہوا تھا۔"

وہ مزید اسکی سنے بنا وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔

وہ سختی سے خود کو اسکے پیچھے جانے سے روک کر واپس پلٹ گیا تھا۔"

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

میں سوچ رہی تھی کہ کیوں نا آج کلب جایا جائے؟وہ اور جیزیکا کمبل میں دبکی میوہ جات سے لطف اندوز ہو رہی تھیں جب جیزیکا نے فرمائش کی تھی۔

پاگل واگل تو نہیں ہو گئیں؟پہلے کبھی میں گئی ہوں جو آج جاؤں گی؟وہ حیرانگی سے آنکھیں سکوڑ کر بولی تھی۔"

تو کیا ہوا نہیں گئیں تو آج چلی چلو..جیزیکا شانے اچکا کر آرام سے بولی تھی۔"

سوری مگر میں تو نہیں جا سکتی..اس نے نفی میں سر ہلا دیا تھا اور کتاب گود میں کھول کر بیٹھ گئی تھی۔

فار گاڈ سیک رابی..کبھی میری بات بھی سن لیا کرو؟جیزیکا تنگ کر بولی تھی۔

تمھاری بات سن کر خود کو سمبھالا ہے تمھاری بات سن کر دوبارہ سے کالج جوائن کیا مزید کیا کروں؟وہ بھی تنگ آ گئی تھی۔

اس سب میں تمھارا فائدہ ہے رابی خود کو اس فیز سے نکالو کہ تم اکیلی رہ گی ہو .

زندگی بہت حسین ہے اسے انجوائے کرکے گزارو..جیزیکا نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ دھر کر محبت سے کہا تھا۔

بالآخر اس نے ہار مان لی تھی۔اور اسکے ساتھ چلنے پر آمادہ ہو گئی تھی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نیوی بلیو جرسی اور بلیو جینز پہنے اوپر بلیو ہی کوٹ پہنے وہ اور جیزیکا سنسان سڑک پر چلتی جا رہی تھیں۔

کبھی کبھی میں سوچتی ہوں زندگی کے لئے زندہ رہنا بڑا کٹھن ہے..وہ بالوں کو کان کے پیچھے اڑستی گویا ہوئی۔

تمھاری فلسفیانہ باتیں میرے سر سے گزر جاتیں ہیں۔جیزیکا نے مسکرا کر کہا تھا۔"

وہ مسکرا دی۔ہاں شاید میں فلسفی ہو گئی ہوں۔وہ ہنس کر بولی تھی۔

وہ دونوں کلب پہنچ چکے تھے۔وہ دونوں اندر چلیں آئیں جہاں ہر طرف میوزک کی دھم پر تھرکتے وجود رابیل کو سخت کوفت میں مبتلا کر گئے تھے۔یہاں محرم نامحرم کا

کوئی کانسپٹ نا تھا۔ہر کوئی ایک دوسرے کی بانہوں میں جھولتا اپنے جنس کو فراموش کئے ہوئے تھا۔

جیزیکا..مجھے گھٹن ہو رہی ہے..وہ ادھر ادھر دیکھتے بولی تھی۔

کم آن رابی..ابھی تم اس سب کی عادی نہیں ہو تبھی ایسے کر رہی ہو مگر جب یہاں آنا شروع کر دو گی تو اس سب کی عادی ہو جاؤ گی..جیزیکا مسکرا کر بولی تھی اور ریسیپشن ہر جا کر اسکے اور اپنے لئے دو ڈرنکس لیں تھیں۔لو پیو..وہ مسکرا کر بولی۔"

یہ شراب ہے؟گلاس میں پڑے سرخ رنگ کے مشروب کو دیکھتے وہ بولی تھی۔

ہممم..جیزیکا نے سر ہلا دیا تھا۔"

میں نہیں پیتی..اس نے فوراً انکار کیا تھا۔

رابی پیو..ہم یہاں آئے ہوئے ہیں یہاں یہ سب چلتا ہے پلیز..جیزیکا نے اسکی عقل پر جیسے ماتم کیا تھا۔"

مگر..اس نے منع کرنا چاہا تھا مگر جیزی نے زبردستی گلاس اسکے ہاتھ میں تھمایا تھا۔"اس نے گلاس کو منہ سے لگانا چاہا تھا مگر بر وقت میر زائر نے وہاں آکر گلاس کو دور پھینکا تھا جس کے نتیجے میں گلاس دور جا گرا تھا جبکہ اسکے اندر سے مشروب ابل ابل کر باہر گر رہا تھا۔وہ غضبناک نظروں سے رابیل کو تک رہا تھا۔"

یہ کیا بدتمیزی ہے؟ جیزی نے ڈرنک کی تھی تبھی وہ چلا کر بولی تھی۔

کچھ لمحوں کے لئے میوزک رکا تھا اور لوگ انکی طرف متوجہ ہوئے تھے مگر دو منٹ بعد دوبارہ سے وہ اپنے کام میں مشغول ہو گئے تھے۔"

شٹ اپ.. وہ اسکو دور دھکیلتا رابی کا ہاتھ سختی سے پکڑتے وہاں سے اسکو گھسیٹا ہوا نکلا تھا "۔

چھوڑو میرا ہاتھ.. تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی..؟ وہ چیختے ہوئے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکال لینا چاہتی تھی۔

بکواس بند کرو.. کیا تم اپنے رسم و رواج اپنے دین سب کو بھول گئی ہو؟ کیا تم نہیں جانتیں شراب اسلام میں حرام ہے؟ وہ عین سڑک کے درمیان اسکو لئے چلا رہا تھا۔

جبکہ وہ شرمندہ ہو گئی تھی۔

ایم سوری.. وہ میں ..

سوری مجھے نہیں خدا سے کرو.. اگر آج میں نہ آتا تو شاید تم اس نجس شہ کو پی بھی چکی ہوتی.. وہ طنزیہ بولا تھا۔

چلو اب.. جب کافی دیر وہ وہیں سر جھکائے کھڑی رہی تھی تب اس نے کہا تھا۔

وہ اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگی تھی۔

New Era Magazine

اسکے گھر کے باہر رک گیا تھا وہ.. وہ دروازے تک گئی تھی پھر پلٹی تھی۔

اندر نہیں آئیں گے آپ؟ وہ شرمندگی سے بولی تھی۔

نہیں۔ سنجیدگی سے کہتا وہ واپسی کے لئے مڑ گیا جبکہ وہ شانے اچکاتی اندر آگئی اور دروازے کو لاک لگا کر اوپر سونے چلی گئی۔"

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وہ جیزیکا سے سخت ناراض تھی تو میر زائر سے شرمندہ..رات جو حرکت وہ کرنے لگی تھی وہ واقعی بہت غلط حرکت تھی۔

تبھی شرمندگی کے اثر کو زائل کرنے کی خاطر اس نے آج کالج سے چھٹی کر لی تھی۔

باہر کا موسم سخت سرد ہو رہا تھا۔ سورج بادلوں کے پیچھے چھپا تھا تو بادل ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ ہلکے گرے رنگ کے بادل چھائے ہوئے تھے جس سے موسم بھیگا بھیگا سا اور خوشگوار تھا۔ البتہ سردی حد سے بڑھ کر تھی۔

وہ خاموشی سے پورا کا پیج صاف کر کے کمبل میں دبکی بیٹھی تھی۔

تبھی اسکے فون پر کال آنے لگی۔ تایا جان کا فون تھا۔"

کیسے ہیں تایا جان؟ وہ مسکراتے ہوئے گویا ہوئی۔

کیسا ہونا ہے بیٹا جوان بیٹے کی موت نے تو جیسے توڑ کر رکھ دیا ہے

.انکی کمزور سی آواز سن کر اسکا کانچ سا دل بھر آیا تھا،

تایاجان اسی میں اللہ کی مرضی تھی۔آنسو پیتے وہ بھیگی آواز میں گویا ہوئی۔

سہی کہا.. خیر تم نے تو وہاں جاکر رابطہ ہی نا کیا؟وہ پر شکوہ لہجے میں گویا ہوئے۔

سوری تایاجان..بس گھر کے کام اور اسٹڈی نے مصروف کر دیا ہے،

وہ ناخنوں کو دیکھتے بولی۔

تمھاری تائی کی طبیعت آج کل کافی خراب ہے ہر وقت حمزہ کو یاد کرتے روتی رہتی ہے..مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آتا کیا کروں۔انکی افسردہ سی آواز سپیکر سے ابھری۔

ہمم..تایاجان غم بھی تو اتنا بڑا ہے..وہ آنسو پیتے بولی تھی۔

ہمم..کیا تم واپس نہیں آسکتی رابیل؟تایاجان کی مان سے بھری آواز سب کر پل بھر کو اسکا دل ڈوبا تھا۔

تایاجان انشاءاللہ ضرور..مگر ابھی نہیں۔اس نے سر جھکا کر کہا تھا۔

جیسے تمھاری مرضی البتہ بہت اکیلا ہو گیا ہوں میں۔دکھ سے کہتے انہوں نے فون کاٹ دیا تھا۔

جبکہ وہ گہری سانس بھرتی سونے لیٹ گئی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سوری نارابیل..میں نشے میں تھی مجھے واقعی پتانہیں چلا..وہ واقعی شرمندہ ہوگئی تھی

۔

جیزیکا مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی..ایک ہاتھ میں کتابیں پکڑے دوسرے سے

اسکو دور ہٹاتی رابیل کوریڈور سے ہوتی کلاس روم کی طرف بڑھ رہی تھی۔

رابی ایم سوری..پل بھر میں جیزیکا کی آنکھیں بھر آئیں تھیں۔

اففف او..اب رونا کیوں شروع کردیا تم نے؟رابیل ابرو چڑھا کر گویا ہوئی۔

تو اور کیا کروں؟تمھارا یہ رویہ مجھے اذیت دے رہا ہے..جیزیکا آنسو صاف کرتے بولی۔

اچھا بس ٹھیک ہے..نہیں ہوں ناراض تم سے مگر پلیز آئندہ مجھے ایسی کسی جگہ جانے پر

مجبور مت کرنا..رابیل نے تنبیہ کی تھی۔

تمھیں کیا آئندہ میرے ماں باپ کی توبہ جو خود بھی جاؤں..وہ معصومیت سے بولی تھی

۔

رابیل کھل کر مسکرادی اور کلاس میں داخل ہوگئی۔

جہاں پہلے سے سر بے نام موجود تھے۔

جیزیکا شرمندہ سی اسکے پیچھے تھی۔آپ دونوں لیٹ ہیں۔وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

رابیل خاموش رہی تھی۔وہ چند لمحے دیکھتا رہا کہ وہ کچھ بولیں گی پھر خود ہی بول پڑا۔

مجھے اپنی کلاس میں سٹوڈنٹس کا لیٹ آنا نہیں پسند تو کوشش کیجئے گا کہ جلدی آئیں۔ وہ نرمی سے بولا تھا۔

وہ دونوں سیٹ پر جا بیٹھیں تب اس نے لیکچر کا آغاز کیا تھا۔"

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

یہ دیکھو رابیل کی شادی کی تصویریں کسی کے گروپ میں سینڈ کی تھیں جس کے بعد ہر کوئی اسکے پیچھے پڑ گیا تھا۔

تم یہاں کیوں ہو؟ تمھارا ہزبینڈ کہاں ہے؟ لوگوں کے سوالات سے وہ تنگ آگئی تھی۔

اسے ایک بار پھر زائر سے نفرت محسوس ہو رہی تھی۔

زائر طلباء کو اسکا گھیراؤ کئے دیکھ کر وہیں چلا آیا۔ کیا بدتمیزی ہے یہ؟ آپ سب اس طرح کیوں کھڑے ہیں؟ رابیل کو سب کے درمیان گھرا دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا تھا۔

و.. وہ سر.. کسی نے بولنا چاہا تھا۔

شٹ اپ.. کلاس میں جائیں آپ سب.. وہ بھنا کر بولا تھا۔ تمام طلباء بھاگتے ہوئے وہاں سے گئے تھے۔

یہ سب کیوں اس طرح کھڑے تھے؟ وہ رابیل کی نیلی آنکھوں میں دیکھتے بولا تھا۔

رابیل نے کڑی نظروں سے اسکو دیکھا تھا۔پل بھر میں اسکی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو گئیں تھیں ۔

سب پوچھ رہے تھے تمھارا شوہر کہاں ہے مگر ان سب کو کہاں پتا کہ میں ایسی بدنصیب ہوں جس کا شوہر تو پہلی رات ہی مر گیا.. کبھی کبھی مجھے افسوس ہوتا ہے میر زائر آفریدی کہ آخر وہ کونسا منحوس لمحہ تھا جس لمحے تم میری زندگی میں آئے تھے۔اتنی شدید نفرت مجھے تم سے ہے جتنی میں نے اپنی زندگی میں کسی سے نہیں کی۔ نفرت سے پھنکارتی وہ اسکو پرے دھکیلتی کالج سے باہر نکل آئی تھی۔ میڈیکل کے سٹوڈنٹس کو ایک مہینے کے لئے ہاسپٹل باقاعدگی سے جانا تھا۔اپنے سینیئرز سے سیکھ سکیں۔یہ ہاسپٹل کلینک سے کچھ دور ہی واقع تھا۔

اسکا جی چاہا تھا کچھ دیر تنہائی میں رہے مگر اس وقت اسکا ہاسپٹل ہونا زیادہ ضروری تھا۔ تبھی آنسو صاف کرتی وہ ہاسپٹل کی طرف پیدل ہی چل دی۔ تسلسل سے چلتی سرد ہوائیں کہر میں لپٹی ہر اک چیز..،اسے اپنی طرح ویران لگ رہی تھی۔

New Era Magazine

ہاسپٹل آکر بھی اسکے اندر کا ابال کم نہیں ہوا تھا۔ سینیئرز کے ساتھ مریضوں کو دیکھنے کے بعد وہ سٹاف میں آگئی تھی جہاں سب آپس میں باتوں میں مصروف تھے۔ وہ سٹیتھو سکوپ اپنے سامنے پڑے میز پر رکھ کر کرسی سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گئی۔ گھور سیاہ اندھیرا تھا ہر طرف.. اسکی زندگی میں بھی.. وہ تنہائی کی عادی ہوتی چلی جارہی تھی وہ میرزائر سے بھاگ رہی تھی مگر وہ اتنا ہی اسکے قریب آرہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(جاری ہے۔)

نوٹ

آؤزیست نبھائیں ہم از وجیہہ بخاری کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ(نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine